نام: جہانگیر عالم

ریسرچ اسکالر SHSS، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی

مقالہ عنوان: ڈیجیٹل دور میں انسانی حقوق: چیلنجز اور امکانات

ای میل: jahangirjalam2975@gmail.com

Mob.8922906056

ڈیجیٹل دور میں انسانی حقوق: چیلنجز اور امکانات

تمہید

انسانی حقوق وہ ہیں جو ایک انسان کو اس کی انسانی حیثیت کی بنا پر ملتے ہیں، قطع نظر اس سے کہ وہ کس قوم، نسل، برادری، مذہب یا سماج سے تعلق رکھتا ہے۔ ان حقوق کی ادائیگی کا مقصد انسان کی بقا، وقار، مساوات، انصاف اور امن و امان کو یقینی بنانا ہے[1]۔ ہر شخص کو انسان ہونے کے ناطے مختلف حقوق حاصل ہوتے ہیں، جیسے زندگی کا حق، آزادی، مساوات، ذاتی تحفظ، عزت و آبرو کا حق، تعلیم کا حق، اظہارِ رائے کا حق، نقل و حرکت کا حق علاوہ ازیں دیگر حقوق۔

انسانی حقوق اتنے قدیم ہیں جتنا کہ حضرتِ انسان۔ یہ حقوق انسانوں کی طرح ہی ارتقائی مراحل سے گزرتے ہوئے ہم تک پہونچے ہیں۔ جیسے جیسے انسان کی آبادی بڑھتی گئی اور انسان کا دائرہ تعلق وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا ویسے ویسے حقوق کی حدیں بھی بڑھتی گئیں۔ شروعاتی قدیم زمانے میں حقوق کا دائرہ کافی محدود اور غیر تحریر تھا۔ جتنے بھی حقوق تھے وہ سب کے سب عملی اور زبانی تھے۔ پھر ان حقوق کو تحریر میں لایا گیا اور اب اس وقت اس کا دائرہ کافی وسیع ہو گیا ہے یہاں تک کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں داخل ہو کر ڈیجیٹل حقوق کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

یہ دور ڈیجیٹل دور ہے، جس نے انسان کے ہر گوشے اور ہر کونے کو متاثر کیا ہے۔ ہر انسان کی معمولاتِ زندگی ڈیجیٹل ہو گئے ہیں خواہ گفتگو ہو یا کاروبار، تعلیم ہو یا معلومات، دوستی ہو یا دشمنی، سیاست ہو یا معیشت، حتیٰ کہ اس کے جذبات تک ڈیجیٹل ہو گئے ہیں۔

ٹیکنالوجی نے انسان کی زندگی کو آسان سے آسان تر بنایا ہے مگر دوسری طرف یہ انسانوں کے لیے خطرے کا سبب بھی بن گیا ہے۔ اس کے بہت سے فوائد تو ہیں مگر نقصان بھی بے شمار ہیں۔ انہیں نقصانات میں سے ایک نقصان انسانی حقوق کی پامالی بھی ہے۔ اسی موضوع کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل میں تفصیل سے اس کے چیلنجز اور امکانات کو بیان کیا گیا ہے کہ ڈیجیٹل حقوق کیا کیا ہیں اور کیسے ان کو تلف کیا جا رہا ہے اور اس کا حل کیا ہے۔ مزید آگے بڑھنے سے پہلے انسانی حقوق کو سمجھ لیتے ہیں۔

---

[1] ملک، محمد اکمل، کیا ڈیجیٹل دنیا میں انسانی حقوق کی تعریف میں ترمیم کی ضرورت ہے؟، دی جھنگ ٹائمز، 2024ء

انسانی حقوق

انسانی حقوق کا مسئلہ کوئی نیا نہیں ہے یہ ابتدائے آفرینش سے ہیں۔ انسان کے جہاں اپنے دیگر مادی مسائل کو بروے کار لانے میں لگا ہوا تھا اسی میں وہ اپنے خاندان اور قریبی دوست واحباب کے حقوق و فرائض کی تلاش میں بھی لگا ہوا تھا، لہٰذا یہ بات تو یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ موجودہ حقوقِ انسانی کی انسانوں کی ایک لمبی جد جُہد کا نتیجہ ہیں [2]۔ حقوقِ انسانی کو کئی ناموں سے جانا جاتا ہے جن میں سے چند یہ ہیں، فطری حقوق، بنیادی حقوق تو کوئی اسے پیدائشی حقوق تو بعض لوگ اسے مثبت حقوق کے نام سے جانتے ہیں [3]۔

انسانی حقوق کی مختلف اقسام ہیں جیسے حقوق اللہ جس کا تعلق خدا کی پاک ذات سے ہے۔ حقوق العباد جو بندوں کے حقوق پر مشتمل ہیں۔ حقوق العباد کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے بنیادی حقوق، مثبت حقوق، قانونی حقوق، انفرادی حقوق، اجتماعی حقوق، سماجی حقوق، سیاسی حقوق، اور اخلاقی حقوق۔ ان حقوق کی ضمنی شاخیں بھی ہیں جن کا تفصیل سے ذکر کرنا طوالت سے خالی نہیں ہو گا۔

اجمالی طور پر بنیادی حقوق کا بیان کر نا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بنیادی حقوق میں عام طور پر یہ شمار کئے ہیں، زندگی کا حق، عزت کا حق، تعلیم کا حق، معاش کا حق، اظہارے رائے کا حق، ذاتی تحفظ کا حق، خود مختاری کا حق، نجی زندگی نیز گھر اور خاندان کے تحفظ کا حق، آزاد نقل و حرکت کا حق، شہریت کا حق، جائداد کا حق، آزادئ فکر اور ضمیر کا حق، مذہبی حق، کام کا حق، ثقافتی زندگی میں حصہ لینے کا حق، اخلاقی حق، عائلی حق، عزت و پارسائی کا حق وغیرہ۔

حقوق انسانی انسانوں کی انتھک جد جُہد کا ثمرہ ہے، مگر قدیم آثارِ قدیمہ کی تختیوں اور ملنے والے مخطوطات سے حقوقِ انسانی کو تحریری شناخت ملی ہے، جیسے کہ بابل کا بادشاہ حمورابی 1750 قبلِ مسیح کا قانون دنیا کا پہلا تحریری قانون بنا۔ اس کے 283 دفعات پتھروں پر کندہ آج بھی صحیح حالت میں ملیں گے۔ پھر 539 قبلِ مسیح میں سائرس اعظم نے بابل کو فتح کر کے غلاموں کو آزادی کا پروانہ سنایا، اس کے بعد میگنا کارٹا 1215ء میں 1689ء میں انگریزی بل آف رائٹس، 1789ء میں حقوق فرانس نے انسانی حقوق کو آگے بڑھانے میں مدد کی، پھر 1928ء میں عالمی انسانی حقوق کا اعلامیہ، اور 1966ء میں انسانی حقوق کے معاہدے یعنی سِول اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے معاہدے نے انسانی حقوق کو عالم گیر بنا دیا گیا [4]۔

یہ اکیسوی صدی ڈیجیٹل اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ آج کی نئی ٹیکنولوجی جسمانی، ڈیجیٹل اور حیاتیاتی دنیا کو ملا رہی ہے۔ یہ انقلاب تمام شعبوں کو متاثر کر رہا ہے۔ ہر انسان کی نجی زندگی ڈیجیٹل ہو گئی ہے۔ ایسے میں انسانی حقوق کا مسئلہ زمینی دنیا سے ڈیجیٹل دنیا تک پھیل چکا ہے، رازداری اور ذاتی تحفظ کا مسئلہ، آن لائن امتیاز اور تعصب، سائبر ہراسانی اور آن لائن تشدد، اسی طرح مصنوعی ذہانت (AI) بھی انسانی حقوق پر اثرات ڈال رہا ہے [5]۔

---

[2] مسعود، اشعر، انسان ہونے کا حق، مترجم، ناظر محمود، مشعل، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور، 1997ء

[3] کمال الدین، ڈاکٹر سید ابوذر، بھارت میں انسانی حقوق کا تحفظ کیوں اور کیسے، بلیسنگ ہاؤس پبلی کیشنز، مظفر پور بہار، 2021ء

[4] ملک، محمد اکمل، کیا ڈیجیٹل دنیا میں انسانی حقوق کی تعریف میں ترمیم کی ضرورت ہے؟، دی جھنگ ٹائمز، 2024ء

[5] ایضاً

اس ٹیکنولوجی کے دور میں ہونے والے انسانی حقوق کی پامالی کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ڈیجیٹل کیا ہے اور اس میں کیا کیا چیزیں آتی ہیں جان لینانہایت ہی ضروری ہے۔

ڈیجیٹل کا مختصر تعارف

ڈیجیٹل ہندسی یاعددی نظام پر مبنی ٹیکنولوجی کو کہتے ہیں۔ڈیجیٹل ایک اصطلاح ہے جو معلومات کو'0'اور'1'(بائنری ڈیجیٹس) کی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔یہ کمپیوٹر، سمارٹ فون،اور دیگر الیکٹرانک آلات میں استعمال ہونے والا ڈیٹا فارمیٹ ہے۔آسان لفظوں میں جدید ٹیکنالوجی جو ڈیجیٹل ڈیٹاپر کام کرتی ہے، کو کہتے ہیں۔

ڈیجیٹل چیزوں کی مکمل فہرست درج کی جاتی ہے۔

ڈیجیٹل آلات وسامان:اسمارٹ فون،لیپ ٹاپ،کمپیوٹر،ڈیجیٹل کیمرے،الیکسا گوگل ہوم،پرنٹر وغیرہ۔

ڈیجیٹل میڈیا:تصاویر،ویڈیوز،آڈیوز،ای بکس،پی ڈی ایف،اخبارات ومیگزین وغیرہ

سافٹ ویئر وایپس:آپریٹنگ سسٹم،موبائل ایپس،ویب براوزر،کلاوٗڈ سافٹ ویئر وغیرہ

ڈیجیٹل کمیونیکیشن:ای میل،میسینجر ایپس،ویڈیو کانفرنسنگ،ویب سائٹس اور بلاگز وغیرہ

ڈیجیٹل فنانس:موبائل بینکنگ ایپس،اور ڈیجیٹل ادائیگی نظام اور کرپٹو کرنسی وغیرہ

ڈیجیٹل تعلیم:آن لائن کورسیز،ای لرننگ،ڈیجیٹل لائبریری،تعلیمی ایپس وغیرہ

ڈیجیٹل تفریحات:یوٹیوب،نیٹ فلکس،آن لائن گیمز،ڈیجیٹل موسیقی وغیرہ

علاوہ ازیں ڈیجیٹل کاروبار،ڈیجیٹل حکومتی خدمات،ای گورننس،ڈیجیٹل محفوظات جیسے ہارڈ ڈرائیو اور ایس ایس ڈی،ڈیجیٹل تخلیقی وسائل جیسے ڈیزائن ٹولس،اور گرافکس سافٹ ویئر،ڈیجیٹل سیکیورٹی جیسے بایومیٹرک سسٹمز اور فائر والز،ڈیجیٹل روزمرہ اشیاء جیسے ڈیجیٹل تھرمامیٹر،اسمارٹ کیچن آلات وغیرہ۔

ڈیجیٹل آلات نے ہماری زندگی کو آسان سے آسان تر بنادیا ہے تو دوسری طرف نئے نئے مسائل سے دوچار بھی کیا ہے۔اکمل ملک اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں کہ "جہاں پر ڈیجیٹل ٹیکنالوجی انسانی حقوق کی وکالت، دفاع اور ان پر مکمل عمل کرنے کے لیے ذرائع فراہم کرتی ہیں وہیں پر شہری اور سیاسی ،ثقافتی،اقتصادی اور سماجی حقوق کو متاثر بھی کرتی ہیں"[6]۔اس نئے ٹیکنالوجی کے دور نے انسانی حقوق کو کس طرح متاثر کیا ہے اور اس کے کیا چیلنجز ہیں ان کو تفصیل سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

---

6 ملک، محمد اکمل، کیاڈیجیٹل دنیامیں انسانی حقوق کی تعریف میں ترمیم کی ضرورت ہے؟، دی جھنگ ٹائمز، 2024ء

ڈیجیٹل چیلنجز

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے انسانی دنیا میں ایک طرف انقلاب برپا کیا ہے تو دوسری طرف متعدد چیلنجز کو بھی جنم دیا ہے جیسے کہ جعلی خبروں کی نشرو اشاعت، غلط معلومات کا پھیلاؤ، غلط بیانیوں پروپیگنڈے اور سائبر جرائم، جینیاتی ترمیم، خود کار جنگی نظام، ذاتی ڈیٹا کی غیر حفاظتی مسئلہ، نجی معلومات کا تحفظ، آن لائن تشدد، ڈیجیٹل ہراسمنٹ، مذہبی تعصب، آن لائن نگرانی، الگورتھم تعصب، ذہنی بے چینی اور ڈپریشن، کاروبار اور دیگر نجی اداروں کے طرز عمل سے پیدا ہونے والے خطرات اور خلاف ورزیاں، پرائیویسی کا خاتمہ یعنی حکومتوں اور کارپوریشنز کا ہر حرکتوں پر نگرانی کرنا، ذاتی ڈیٹا اور معلومات کا بغیر اجازت خرید و فروخت کرنا، سنسر شپ، نگرانی اور ڈیجیٹل پولیسنگ، خواتین اور اقلیتوں کے خلاف آن لائن تشدد، ڈیجیٹل استحصال اور بلیک میلنگ، سوشل میڈیا پر منفی مہمات، بائیو میٹرک کا غلط استعمال، آن لائن چوری اور ڈاکہ زنی، تصاویر اور فوٹو، آواز، تحریر وغیرہ کا AI سے غلط استعمال[7]۔ ان کے علاوہ اور بھی بے شمار ڈیجیٹل چیلنجز ہیں جو ہمارے روزمرہ کے نہایت سنگین مسائل بن چکے ہیں۔

اس ڈیجیٹل اور ٹیکنولوجی کے دور میں انسانی حقوق کی پاسداری نہایت ہی پیچیدہ مسئلہ بن چکا ہے۔ اس لیے کہ اب ڈیجیٹل صارف خریدار نہیں بلکہ خود پروڈکٹ بن چکا ہے جس کے جذبات، عادات، اخلاقیات، حقوق اور ترجیحات سب اس منڈی میں بکتے ہیں[8]۔

ان تمام مسائل سے نجات کے لیے کچھ تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں جو درجِ ذیل ہیں:

امکانات

۱- انسانی حقوق کا تحفظ سرکاری اور دیگر اداروں کے تعاون سے شفاف اور محفوظ بنایا جاسکتا ہے، جیسے کہ مضبوط ڈیٹا پروٹیکشن، آن لائن ہراسانی کے خلاف جلد اور سخت قوانین، بچوں کے ڈیجیٹل حقوق کا تحفظ، ڈیجیٹل خواندگی، اور بین الاقوامی تعاون۔ Siagian پے شائع کردہ مقالے کے چند اقتباسات جو ڈیجیٹل چیلنجز کے امکانات پر مشتمل ہیں پیش کر دینا مناسب لگتا ہے۔

۲- ٹیکنالوجی کی تعلیم اور ڈیجیٹل خواندگی: عوام میں ڈیجیٹل خواندگی کو بڑھانا۔ جعلی خبروں کی شناخت کے بارے میں عوام کو تربیت کے ذریعے آگاہ کیا جائے، معلومات کی تصدیق، ڈیجیٹل خواندگی کی تعلیم کے بڑے پیمانے پر پروگرام منعقد کیے جائیں جن میں اسکول، تعلیمی ادارے اور کمیونٹی گروہ شامل ہوں، جس میں ضروری ٹیکنالوجی کو محفوظ طریقے سے اور نتیجہ خیز طریقے سے استعمال کرنے کے بارے میں تعلیم ہونی چاہیے۔ اس کے ذریعے ٹیکنالوجی کا درست استعمال اور اس کے خطرات سے باخبر ہو کر بہتر فیصلہ لینے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

۳- شفافیت اور جوابدہی: ٹیکنالوجی کمپنیوں کو اس بارے میں شفاف ہونے کی ضرورت ہے کہ صارف کا ڈیٹا استعمال اور پروسیس کیا جاتا ہے۔ اس میں صارف کی رازداری اور اس کے حقوق کو ترجیح دیتے ہوئے اور بھی زیادہ کنٹرول فراہم کرانا چاہیے علاوہ ازیں کمپنیوں کو ذمہ داری لینے کے لیے بھی تیار ہونا چاہیے۔

---

7 ملک، محمد اکمل، کیاڈیجیٹل دنیامیں انسانی حقوق کی تعریف میں ترمیم کی ضرورت ہے؟، دی جھنگ ٹائمز، 2024ء

8 ڈاکٹر عبدالباسط، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنولوجی، لاہور، ڈیجیٹل غلامی اور حسینی آزادی: جدید انسان کے لئے نیادرس، مراۃ العارفین، جولائی 2025ء

۴- بین الاقوامی تعاون: اس دور میں چیلنجز اکثر قومی سطح سے آگے نکل جاتے ہیں اس لیے بین الاقوامی شراکت کی ضرورت ہے، اس میں سائبر خطرات کے بارے میں معلومات کا تبادلہ، عالمی سطح پر ہم آہنگی اور ڈیجیٹل سیکیورٹی کے معیارات تیار کرنا شامل ہیں۔

۵- اخلاقی ٹیکنالوجی کی ترقی: تحقیق اور ٹیکنالوجی کی ترقی کو مربوط ہونا چاہیے۔ اس میں مضبوط اخلاقی اصول، AI سسٹمز اور دیگر کوڈ ڈیزائن کرنا شامل ہے۔ ایسی ٹیکنالوجی جو سماجی اثرات پر غور کرتی ہیں، غیر امتیازی الگورتھم تخلیق کرتی ہیں اور فیصلہ سازی کے عمل میں شفافیت کو برقرار رکھتی ہیں۔

۶- الگورتھم شفافیت: سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو اس بارے میں زیادہ شفاف ہونا چاہیے کہ ان کے الگورتھم مواد کو درست کرتے ہیں۔

۷- مضبوط حقائق کی جانچ: ٹیکنالوجی کمپنیاں غلط مواد کی تصدیق اور لیبل لگانے کے لیے حقائق کی جانچ کرنے والی آزاد تنظیموں کے ساتھ تعاون کر سکتی ہیں، اسی سے غلط مواد کے پھیلاؤ میں مدد مل سکتی ہے۔

۸- بہتر بین الاقوامی نگرانی: سوشل میڈیا سے نپٹنے میں بین الاقوامی تعاون، چیلنجز مسائل کے حل کے لیے زیادہ مستقل اور مؤثر ثابت ہو گا۔

۹- حکومتی کردار: ٹیکنالوجی کو نقصان دہ سوشل میڈیا کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے جیسے کہ دھوکہ دہی، آن لائن ہراساں کرنا، اسمارٹ اور متوازن ضابطے معاشرے کو خطرے میں ڈالے بغیر اظہارِ رائے کی آزادی کے تحفظ کے لیے کیا جانا چاہیے۔

۱۰- پلیٹ فارم اخلاقیات کی پالیسیاں: سوشل میڈیا کمپنیوں کو اس حوالے سے مضبوط پالیسیاں بنانی چاہیے کہ دھمکی آمیز، پر تشدد مواد اور نقصان دہ عناصر کے خلاف سخت کارروائیاں کریں۔

۱۱- آزاد میڈیا کی ترقی: آزاد میڈیا اور معیاری صحافت کی حمایت۔ یہ جعلی معلومات کے غلبے کو روکنے میں مدد کرتا ہے اور درست متوازن خبریں فراہم کرتا ہے[9]۔

خلاصہ کلام

اس ڈیجیٹل اور سائنسی ٹیکنالوجی کے دور میں ان آلات کے استعمال کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور بغیر احتیاط سے ان کا بے جا استعمال کرنا بھی خطرے سے خالی نہیں۔ اس حوالے سے نکولس کار اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ "اس کا بے جا اور غیر ضروری استعمال مطالعہ کرنے، غور و فکر کی صلاحیت، تحقیق اور سمجھ بوجھ کو متاثر کرتا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ علم کی رکاوٹوں کو دور کرنے کی بجائے یہ خود ایک رکاوٹ بن جاتا ہے جبکہ استعمال کرنے والوں میں ہر معاملے میں شارٹ کٹ رجحان اور سطحی سوچ پیدا ہوتی ہے"[10]۔ لہٰذا ڈیجیٹل آلات اور سوشل میڈیا کا استعمال ضرورت کے مطابق ہی کرنے میں بھلائی ہے۔ آن لائن سے زیادہ حقیقی دنیا میں اپنے اکثر اوقات صرف کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک مقالہ میں اس حوالے سے مذکور ہے، "سوشل میڈیا پر سیکڑوں دوست ہونے کے باوجود افراد اب بھی تنہائی اور اس کے گہرے احساسات کا تجربہ کر سکتے ہیں"[11]۔ اگر ہم ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال نہایت ہی محتاط اور معتدل ہو کر کریں تو خود بھی اس کے نقصانات سے بچ سکتے ہیں اور دوسرے افراد کو ڈیجیٹل حقوق تلفی ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

---

9 Siagian, R.,Siahaan, L, & Hamzah, M., I. 8(2023). Human Right in the Digital Era: online privacy, freedom of speech,...517 to 521

10 ڈاکٹر عبد الباسط، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنولوجی، لاہور، ڈیجیٹل غلامی اور حسینی آزادی: جدید انسان کے لیے نیا درس، مراۃ العارفین، جولائی 2025ء

11 گپتا، محترمہ دیویا، ڈیجیٹل دور میں سماجی تنہائی: تضاد یا حقیقت، کونٹیننٹل ہاسپٹل، ستمبر 2023ء

حوالہ جات

(1)ملک، محمد اکمل، کیاڈیجیٹل دنیامیں انسانی حقوق کی تعریف میں ترمیم کی ضرورت ہے؟، دی جھنگ ٹائمز، 2024ء

(2)گپتا، محترمہ دیویا،ڈیجیٹل دور میں سماجی تنہائی:تضاد یاحقیقت، کونٹیننٹل ہاسپٹل، ستمبر 2023ء

(3)خدیجہ بخاری،ڈاکٹر اکرام الحق، سوشل میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لیے ظالمانہ قانون، فروری 2025ء

(4)سعید، سدرہ،ڈیجیٹل اسپیس اور ضابطہ اخلاق، معلومات کا ذمہ دارانہ ترسیل، DW، 2021، 10، 17

(5)ڈاکٹر عبد الباسط، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنولوجی، لاہور، ڈیجیٹل غلامی اور حسینی آزادی: جدید انسان کے لیے نیا درس، مراۃ العارفین، جولائی 2025ء

(6)احمد حبیبی، ڈاکٹر شکیل، حقوقِ انسانی کا تاریخی ارتقاء، البلاغ پبلی کیشنز، ابوالفضل، جامعہ نگر، دہلی، 2016ء

(7)کمال الدین، ڈاکٹر سید ابوذر، بھارت میں انسانی حقوق کا تحفظ کیوں اور کیسے، بلیسنگ ہاؤس پبلی کیشنز، مظفرپور بہار، 2021ء

(8)مسعود، اشعر، انسان ہونے کا حق، مترجم، ناظر محمود، مشعل، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور، 1997ء

(9) Siagian, R., Siahaan, L. & Hamzah, M., I. (2023). Human Rights in the Digital Era: Online Privacy, Freedom of Speech, and Personal Data Protection. *Journal of Digital Learning and Distance Education*, *2*(1), 5 13-523. https://doi.org/10.56778/jdlde.v2i4.149.